MAJLIS-E-SHOORA (PARLIAMENT) OF PAKISTAN

Tuesday, the 20th March, 2012

The Majlis-e-Shoora (Parliament of Pakistan) met in Joint sitting in the National Assembly Hall (Parliament House) Islamabad, at 11.45 a.m. with Mr. Chairman Syed Nayyer Hussain Bokhari in the chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

[ترجمہ : تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے اور سچی بات جب اس کے پاس پہنچ جائے تو اس جھٹلائے۔ کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں وہ جو چاہیں گے ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس موجود ہے نیکوکاروں کا یہی بدلہ ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے برائیوں کو جو انہوں نے کیں دور کر دے اور نیک کاموں کا جو وہ کرتے رہے ان کو بدلہ دے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کافی نہیں اور یہ تم کو ان لوگوں سے جو اس کے سوا ہیں یعنی غیر اللہ سے ڈراتے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔]

جناب چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : ریاض حسین پیرزادہ صاحب

WELCOME SPEECH IN HONOUR OF OUTING GOING & NEW ELECTED CHAIRMAN SENATE

میاں ریاض حسین پیرزادہ : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : شکریہ جناب چیئرمین ! مجھے ذمہ داری دی گئی ہے کہ آپ کی ذات اور صدر مملکت پاکستان جنہوں نے اعلیٰ قیادت فراہم کرتے ہوئے پانچویں سال کا یہ سیشن شروع ہو گیا اور جس کی آج Joint Sitting میں یہ اعزاز میرے خیال میں پہلی بار ہے کہ چیئرمین سینٹ preside کر رہے ہیں اور صدر پاکستان نے ایک اعلیٰ سیاسی ورکر کو جو بلاشبہ جس کی ذات اور character میں پیپلز پارٹی کا منشور اور پیپلز پارٹی کا ایک ادنیٰ کارکن ہونے کی حیثیت سے آپ کو یہ اعزاز ملا جو آپ deserve کرتے تھے میں allied parties کی طرف سے اور چوہدری شجاعت حسین اور ان کی پارٹی کی طرف سے آپ کو اس قومی اسمبلی کے تمام ممبران کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان تمام سینٹ کے اراکین کو جو یہاں نئے منتخب ہو کر آئے ہمارے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ سیاسی دور میں پاکستان اب ایسے دور سے نکل رہا ہے جہاں تمام ادارے مستحکم ہو رہے ہیں اور پارلیمنٹ اپنے آپ کو assert کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین صاحب ! میں مبارکباد دیتا ہوں outgoing Chairman جناب فاروق نائیک صاحب کو ۔کہ جنہوں نے اپنی term complete کی اور وہ بھی قابل مبارکباد ہیں اور یہ ایوان بھی۔ اور اس میں پاکستان کی اپوزیشن اور چوہدری نثار علی خان کو اس لیے کہ یہ پانچ سال مکمل نہ ہو سکتے اگر گاڑی کے دو پہیے اکٹھے نہ چلتے۔ یہ اعلیٰ اقدار کی عکاسی کرتا ہے ہماری سیاسی پختگی کا کہ ہماری اپوزیشن، ہمارے گورنمنٹ بنچوں پر بیٹھنے والے سیاسی لوگوں نے ایک ایسا character show کیا جس میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی کارکردگی اور سیاسی طور پر جس طرح سے یہاں پر نمائندگی کی جارہی ہے۔ یقیناً پاکستان کی عوام کے لیے یہ ایک خوش آئین بات ہے اور آنے والے وقت میں انشااللہ جمہوریت ایسے ہی پروان چڑھے گی۔ اس کے ساتھ ہی جناب چیئرمین ہمارے نوجوان ایم این اے سید سلمان محسن گیلانی جو پی ایم ایل این سے ہیں ان کے والد بزرگوار سید دیوان دستگیر گیلانی سجادہ نشین شاہ محسن کمال قادری قبولہ شریف جو ایک بہت بلند بزرگ تھے اور ہمارے علاقوں کے لاکھوں افراد کو ان کی وفات پر افسوس ہوا ہے۔ اور انہوں نے ان کا افسوس منایا اور اس ایوان میں میں آج التجاء کرتا ہوں اس ہاؤس کو کہ ایک اتنے بڑے بزرگ جو ہمارے علاقے کے بہت ہی نامور اور فقیر منش انسان تھے ان کی بہت بڑی تعداد ان کے لوگوں کے ماننے والوں کے لیے بھی یہ اعزاز ہو گا کہ ان کا نوجوان بیٹا جو اس ہاؤس میں ممبر ہے ان کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔ بڑی مہربانی شکریہ۔

FATEHA PRAYER

جناب چیئرمین: حامد سعید کاظمی صاحب سے درخواست ہے کہ دعائے مغفرت فرمادیں۔

(دعائے مغفرت)

Mr. Chairman: Now we take the Agenda Item No. 2. Mian Raza Rabbani Sahib to move Item No. 2.

REPORT OF THE PARLIAMENTARY COMMITTEE ON NATIONAL SECURITY

Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to present the report of the Parliamentary Committee on National Security. And with your permission, Mr. Chairman, I would like to, before reading the reports and the recommendations, with your permission, I would like to make ……..

Mr. Chairman: The report of the Parliamentary Committee on National Security stands presented.

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, with your permission, before reading the report and the recommendations contained therein, I would like to make a brief statement.

جناب چیئرمین: جی فرمائیں۔

STATEMENT ON REPORT REG: NATIONAL SECURITY

میاں رضا ربانی : Thank you Sir. جناب چیئرمین ! سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا نہایت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے آج پھر ایک ایسا تاریخی موقع عطا فرمایا۔ کہ میں اس جوائنٹ سیشن میں پارلیمانی کمیٹی برائے نیشنل سکیورٹی کی سفارشات جن کا تعلق new terms of engagement سے ہے وہ پیش کر سکوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اپنی پارٹی کی قیادت جناب آصف علی زرداری اور جناب وزیراعظم کا بھی شکر گزار ہوں کہ اٹھارویں اور انیسویں ترمیم اور آغاز حقوق بلوچستان کے بعد آج مجھے یہ اعزاز پھر مل رہا ہے۔ میں یہاں پر یہ کہنا لازم سمجھتا ہوں کہ جناب چیئرمین آج سے پہلے پاکستان کی فارن پالیسی کے خدوخال بنانا، پاکستان کی فارن پالیسی کو مرتب کرنا پاکستان کی establishment تک یہ بات محدود رہتی تھی۔ اور خاص طور پر اس بات کو یقینی بنایا جاتا تھا کہ پارلیمان کا review فارن پالیسی کی domain سے باہر رہے۔ پاکستان کی تاریخ یہ رہی ہے کہ پاکستان میں آنے والی کئی جمہوری قوتیں چاہے ان کا تعلق اپوزیشن سے ہو یا ان کا تعلق اس وقت Treasury benches سے ہو ان کو فارن پالیسی کے ایشوز کے اوپر dismiss کیا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ سول ملٹری بیوروکریسی کے کہنے کے اوپر فارن منسٹرز کو مقرر کیا جاتا رہا۔ لیکن آج یہ پہلی بار ہے کہ یہ بات پاکستان کے پارلیمان کو سونپی گئی ہے اور یہ پاکستان کی پارلیمانی ہسٹری کا پہلا موقع ہے کہ پاکستان کی پارلیمان پاکستان کی فارن پالیسی کے اوپر اپنی سفارشات کو مرتب کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ democratic process کو جہاں پر مضبوط کرتا ہے وہاں پر اس کے ساتھ ساتھ supremacy of Parliament کو بھی assert کرتا ہے۔

Mr. Chairman, while recognizing and asserting the supremacy of Parliament, a Committee of Parliament has kept in view while framing these recommendations, the trichotomy of power envisaged in the Constitution. It has, while framing these recommendations, kept in view:

(a) and recognized the right of the executive to formulate and regulate policy in accordance with its election manifestos.

(b) it has recognized the legitimate right of the civil and military bureaucracy to our legitimate stakeholders in this process to be consulted. It has given rise to a new concept of Parliamentary guidance and Parliamentary oversight.

While framing, Mr. Chairman, the recommendations of the Committee, it acted with responsibility and kept the following principles in view:

(a) Pakistani political and territorial sovereignty;

(b) Pakistan's national security priorities;

(c) Pakistan's strategic concerns in the region;

(d) The national aspirations of the people of Pakistan.

In the light, Mr. Chairman, of these broad principles and certain experiences of the past, where during military dictatorship, many agreement were made verbally and were not reduced to memory. Therefore, in order to maintain an institutional memory, certain recommendations have been made by the Committee so that an institutional memory of all agreements is made.

Mr. Chairman, I am aware of the fact that in the corridors of power, the keeping of the recommendations as confidential till now, has come under severe criticism. The reason for this, Mr. Chairman, has

been that these recommendations which the Committee has formulated, are a property of this House. And therefore, until and unless the recommendations are laid before this House, who is the rightful owner, had they been made public earlier, it would have been a breach of Parliamentary tradition and it would have been a breach of Parliamentary privilege. And in this respect Mr. Chairman let me say it on record: I am grateful to the President of Pakistan and I am grateful to the Prime Minister of Pakistan who asked me for a briefing on these recommendations. But when I brought these facts before them, they did not insist, and thereby asserted the supremacy of Parliament, thereby asserted that Parliament is supreme and let the recommendations be laid before the House. And for those critics who say in the corridors of power and in particularly the Pakistani establishment, that there is no time for debate, I say to them: Sir, the time for debate is now when the recommendations are on the Floor of this House, it is this House which will now debate these recommendations and come to a final conclusion.

Mr. Chairman, in the end, let me say before I go to the Report, that these are recommendations made by the Committee. They are now the property of this House. It is now for this House to either adopt these recommendations. Number 2, to either adopt these recommendations with amendments. Or number 3, not to accept these recommendations at all. Because this house is sovereign, and it can, apart from this, if it wants to adopt any other procedure, it may do so. But as these are recommendations of a Committee which have been placed on the Floor

of the House, therefore, Parliamentary tradition would have that either of the three ways that I have spelt out, be adopted.

And now with your permission Mr. Chairman, I would read out the report.

REPORT OF THE PARLIAMENTARY COMMITTEE ON NATIONAL SECURITY ON GUIDELINES FOR REVISED TERMS OF ENGAGEMENT WITH USA/NATO/ISAF

Mian Raza Rabbani: It may be recalled that NATO/ISAF Forces attacked Salala Check Post in Mohmand Agency on 25-26 November, 2011. The Prime Minister of Pakistan taking serious note of the incident called a meeting of the Defence Committee of the Cabinet on 26th November, 2011 wherein the issue was discussed at length and it was, inter-alia, decided that the matter be sent to the Parliamentary Committee on National Security to debate and advise on the future course of action and that recommendations of the PCNS be placed before the Joint Setting of Parliament. The matter was also raised by the Prime Minister before the Cabinet in its meeting on 29th November, 2011 at Lahore. The Cabinet concurred with the decisions of DCC. Accordingly on 30th November, 2011, the matter was referred by the Prime Minister's Secretariat to Secretary Senate and Secretary National Assembly for placing the said matter before the PCNS so as to deliberate the issue and make recommendations to Parliament on further course of action in

terms of sub rule (2) of rule 12 of the Rules of Procedure of the said Committee.

The Prime Minister of Pakistan along with the relevant Cabinet members and concerned officers of the Armed Forces appeared before the Parliamentary Committee on the 2nd December, 2011 and gave a comprehensive briefing on the recent operation, present situation, coordination structure mechanism with US/NATO/ISAF and mutually agreed SOPs for operation.

On 15th December, 2011 the Foreign Minister briefed the Committee on the Foreign Office point of view and placed the recommendations of the Pakistani Envoys Conference held in Islamabad on 12th December, 2011 before the Committee. The Committee asked Secretary Defence to seek the institutional response of all stakeholders connected with the Ministry of Defence on the recommendations of the Envoys Conference and also on the issue in hand. On 24th December, 2011 Secretary Defence on behalf of the defence stakeholders concurred with the findings of the envoys conference and additionally put across the Defence Ministry's point of view. He also placed before the Committee various Agreements signed between Pakistan and the United States, NATO and ISAF.

After formulating the draft recommendations the Committee on 5th January, 2012 circulated the same to the Ministries of Defence and

Foreign Affairs for their institutional response. Thereafter, on 10th January, 2012, the Foreign Minister and the Defence Secretary appeared before the Committee and apprised it of their institutional point of view. The Committee considered the proposed amendments of the two Ministries on the draft recommendations and adopted some of them.

The views of the Finance Ministry were also sought through the Finance Minister on the economic impact of the present situation and its consequences. Finance Ministry's views were also solicited on the Committee's draft recommendations particularly the ones relating to economic and fiscal proposals.

The Committee held 10 meetings on the subject and finalized its report on 11th January, 2012. The final document consists of 16 main and 24 sub-recommendations making a total of 40 recommendations. The Committee informed the Speaker National Assembly and the Prime Minister in writing on 12th January, 2012, about the finalization of its recommendations.

The Chairman places on record the individual contribution of each member of the Parliamentary Committee in framing recommendations. All members rose above their party affiliation and worked in a bipartisan manner, in the national interest, to reach a consensus on each and every recommendation. However, after signing the final recommendations of the committee, Senator Prof. Khurshid Ahmed through letter dated 24th

January, 2012, resigned from the Committee and requested that his earlier signature on the final recommendations of the Committee may be considered withdrawn. Without their farsightedness, political maturity and sagacity these recommendations would not have seen the light of day. The recommendations of the Parliamentary Committee are annexed to this report.

The following amongst others appeared before the Committee on different dates:-

i) Syed Yousuf Raza Gilani, Prime Minister of Pakistan
ii) Ms. Hina Rabbani Khar, Minister for Foreign Affairs
iii) Ch. Ahmed Mukhtar, Minister for Defence
iv) Dr. Abdul Hafeez Shaikh, Minister for Finance
v) Dr. Waqar Masood, Secretary Finance
vi) Mr. Salman Bashir, as he then was Foreign Secretary
vii) Lt. Gen (R) Naeem Khalid Lodhi, as he then was Secretary Defence
viii) Mr. Alamgir Babar, Additional Foreign Secretary
ix) Maj. Gen. Ishfaq Nadeem Ahmad, D.G. Military Operations.

The Committee comprised of the following members:-

1. Senator Mian Raza Rabbani

2. Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan
3. Mr. Nadeem Afzal Gondal
4. Senator Mohammad Ishaq Dar
5. Sardar Mehtab Ahmed Khan
6. Senator Wasim Sajjad
7. Syed Haider Abbas Rizvi
8. Mr. Asfandyar Wali
9. Moulana Fazal-ur-Rehaman
10. Mr. Munir Khan Orakzai
11. Senator Prof. Khurshid Ahmed
12. Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao
13. Senator Abdur Rahim Khan Mandokhel
14. Senator Mir Israrullah Khan
15. Senator Shahid Hassan Bugti and
16. Senator Afrasiab Khattak.

I would now, Mr. Chairman, with your permission, read out the recommendations that the Committee has made.

1. Pakistan's sovereignty shall not be compromised. The gap between assertion and facts on the ground needs to be qualitatively bridged through effective steps. The relationship with USA should be based on mutual respect for the

sovereignty, independence and territorial integrity of each other.

2. The Government needs to ensure that the principles of an independent foreign policy must be grounded in strict adherence to the Principles of Policy as stated in Article 40 of the Constitution of Pakistan, the UN charter and observance of international law. The US must review its footsteps in Pakistan. This means (i) the cessation of drone attacks inside the territorial borders of Pakistan, (ii) No hot pursuit or boots on Pakistani territory and (iii) the activity of foreign private security contractors must be transparent and subject to Pakistani law. It needs to be realized that drone attacks are counter productive, cause loss of valuable lives and property, radicalize the local population, create support for terrorists and fuel anti American sentiments.

3. Pakistan's nuclear programme and assets including its safety and security cannot be compromised. The US-Indo civil nuclear agreement has significantly altered the strategic balance in the region. Therefore Pakistan should seek from the US and others a similar treatment/facility. The strategic position of Pakistan vis-à-vis India on the subject of FMCT must not be compromised and this principle be kept in view in negotiations on this matter.

4. Pakistan reaffirms its commitment to the elimination of terrorism and combating extremism in pursuance of its national interest.

5. The condemnable and unprovoked NATO/ISAF attack resulting in the martyrdom (Shahadat) of 24 Pakistani soldiers, represents a breach of international law and constitutes a blatant violation of Pakistan's sovereignty and territorial integrity. The Government of Pakistan should seek an unconditional apology from the US for the unprovoked incident dated 25th – 26th November, 2011, in Mohmand Agency. And in addition the following measures be taken:

   i) Those held responsible for the Mohmand Agency attack should be brought to justice.

   ii) Pakistan should be given assurances that such attacks or any other acts impinging on Pakistan's sovereignty, will not recur and that NATO/ISAF/US will take effective measures to avoid any such violations.

   iii) Any use of Pakistani bases or airspace by foreign forces would require Parliamentary approval.

iv) Ministry of Defence/PAF and ISAF/US/NATO should draft new flying rules for areas contiguous to the border.

6. Any consideration regarding the reopening of NATO/ISAF/US supply routes must be contingent upon a thorough revision of the terms and conditions of the arrangement, including regulation and control of movement of goods and personnel which shall be subject to strict monitoring within Pakistan, on entry, transit and exit points.

(a) No verbal Agreement regarding national security shall be entered into by the government, its Ministries, Divisions, Departments, attached Departments, Autonomous Bodies or other Organizations with any foreign Government or authority. And if any such Agreement exists, it should be reduced to writing immediately, failing which it shall cease to have effect within three months of the approval of these recommendations.

(b) Pakistan's territory has been used by US/NATO/ISAF for logistic purposes. In this context, the following recommendations are made:

i) The Government of Pakistan should revisit the MOU, dated 19th June, 2011 between the Ministry

of Defence of Pakistan, and the Ministry of Defence, of the United Kingdom and Northern Ireland acting as lead Nation for the International Security Assistance Force (ISAF).

ii) Acquisition and Cross-servicing Agreement (US-PK-01) between the Department of Defence of the United States of America and the Ministry of Defence of the Islamic Republic of Pakistan, dated 9th February, 2002, lapsing in February, 2012. This agreement and any implementing Agreements thereunder may only be renewed if required on new terms and conditions that should include respect for the territorial integrity and sovereignty of Pakistan and ensures the national interests.

Provided in case of renegotiation of the said Agreement/MoU it should, inter alia, provide a clause on immediate suspension of transit facility through the territory of Pakistan if US/NATO/ISAF Forces violate in any manner the territorial integrity and sovereignty of Pakistan.

7. No covert or overt operations inside Pakistan shall be tolerated.

8. That for negotiating or re-negotiating Agreements/MoU's pertaining to or dealing with matters of national security, the following procedure shall be adopted:

i) All Agreements/MoU's, including military cooperation and logistics, will be circulated to the Foreign Ministry and all concerned Ministries, attached or affiliated Organizations and Departments for the views;

ii) All Agreements/MoU's will be vetted by the Ministry of Law, Justice and Parliamentary Affairs.

iii) All Agreements/MoU's will be circulated to the Parliamentary Committee on National Security. The Committee shall vet and make recommendations in consultation with the stakeholders and forward the same to the Federal Cabinet for approval under the Rules of Business of the Federal Government.

iv) The Minister concerned will make a policy statement on the Agreements/MoU's in both Houses of Parliament.

9. There should be prior permission and transparency on the number and presence of foreign intelligence operatives in Pakistan.

10. Fifty percent of US/ISAF/NATO containers may be handled through Pakistan Railways.

11. Taxes and other charges must be levied on all goods imported in or transiting through Pakistan, for use of infrastructure and to compensate for its deterioration. Such charges shall be inter alia used mainly to maintain and support infrastructure of Karachi-Torkham and Karachi-Chaman roads.

12. The international community should recognize Pakistan's colossal human and economic losses and continued suffering due to the war on terror. In the minimum, greater market access of Pakistan's exports to the US, NATO countries and global markets should be actively pursued.

13. In the battle for the hearts and minds an inclusive process based on primacy of dialogue and reconciliation should be adopted. Such process must respect local customs, traditions, values and religious beliefs.

(a) There is no military solution to he Afghan conflict and efforts must be undertaken to promote a genuine national reconciliation in an Afghan-led and Afghan-owned process.

13(b). To strengthen security along the Pakistan-Afghan border, including the cross border flow of criminal elements,

narcotics and weapons, the feasibility of additional measures including electronic surveillance may be evaluated and the process of local joint *Jirgas* should be encouraged according to local customs and traditions.

14. That Pakistani territory shall not be used for any kind of attacks on other countries and all foreign fighters, if found, shall be expelled from our soil. Likewise, Pakistan does not expect the soil of other countries to be used against it.

15. A new fast track process of billings and payments/reimbursements with regard to CSF and other leviable charges should be adopted.

16. The Government needs to review the present focus of foreign policy keeping in view the aspirations of the people of Pakistan. It needs to establish a balance by emphasizing links with our traditional allies and building new relationships for diversifying the sources of economic military and political

support. In this regard it may take the following amongst other steps:

(i) Pakistan's foreign policy must continue to focus on creating a peaceful environment in the region to pursue the goals of economic development and social progress.

(ii) The dialogue process with India should be continued in a purposeful and result oriented manner on the basis of mutual respect and mutual interest, including efforts for the solution of the Jammu and Kashmir dispute in accordance with UN Resolutions.

(iii) Special attention must continue to be paid to developing close cooperative relations with neighbours.

(iv) The strategic partnership with China must be deepened in all its dimensions.

(v) Relationship with the Russian Federation should be further strengthened.

(vi) Pakistan's support for promotion of peace and stability in Afghanistan remains the cornerstone of its foreign policy.

(vii) Pakistan's special relationship with the Islamic World should be reinforced.

(viii) Pakistan's full membership of SCO should be actively pursued.

(ix) Pakistan's bilateral relationships in the region and its institutional partnership with ASEAN must be upgraded and strengthened.

(x) Pakistan should actively pursue the gas pipeline project with Iran.

Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Mr. Nisar Ali Khan, Leader of the Opposition.

چوہدری نثار علی خان (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب چیئرمین۔ کمیٹی کی رپورٹ جو ہمارے سامنے آئی ہے۔ پچھلے چند ہفتوں سے، ہمارے لیے بڑا مشکل مرحلہ تھا، خواہ ہماری پارلیمنٹری لیڈر شپ، خواہ ہماری پارٹی کی لیڈر شپ اس کوشش میں سرگرم رہی کہ اس رپورٹ کی ہمیں بھی a, b, c, یا الف، ب، پتا چلے، ہم اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوئے۔ آج معزز سینیٹر صاحب نے یہاں پر جو ذکر کیا ہے، مجھے کم از کم اس بات پر تسلی ہوئی ہے کہ اگر یہ report Opposition parties کو نہیں ملی تو اسی طریقے سے حکومتی leadership کو بھی نہیں ملی، مگر کیا یہ مناسب ہے؟ اس پر بحث کی جاسکتی ہے، جناب چیئرمین۔ اس ساری چیز کو، اس سارے مقصد کو ایوان میں لانے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ یہ transparent سے ہونی چاہیے، اس پر debate ہونی چاہیے۔ جناب چیئرمین! Debate صرف کمیٹی کی حد تک نہیں، پارلیمنٹ یقیناً اہم ترین ادارہ ہے لیکن ہر پارٹی کی leadership ہے اور بہت ساری پارٹیوں کی leadership پارلیمنٹ میں represented نہیں ہے، اس لیے اس کو اس حد تک secret رکھنا کہ پارٹی لیڈر شپ کو اس کی آگاہی نہ ہو میں اس پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا مجھے چیئرمین صاحب کے فیصلے کا

احترام ہے مگر اس وقت میں صرف اتنا کہوں گا کہ ہمیں اس رپورٹ کو study کرنے کے لیے وقت چاہیے اور میں اس میں یہ recommend کروں گا بلکہ گزارش کروں گا کہ مناسب وقت adjournment کا ہونا چاہیے تاکہ ہماری پارٹی لیڈرشپ بھی اس کو دیکھ لے اور جو مختلف پارٹیوں کی لیڈرشپ ہے، خواہ وہ حکومتی پارٹیوں کی ہیں، خواہ اپوزیشن کی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں جو بنیادی بات کرنا چاہتا ہوں اپوزیشن کی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے کہ بہت اچھا ہوتا اگر یہ رپورٹ پیش کرنے سے پہلے معزز چیئرمین صاحب ایوان کے اندر جو پہلی دو joint, متفقہ Resolutions اس ایوان نے پاس کی ہیں اس کی implementation کے بارے میں رپورٹ اس ایوان میں پیش کرتے۔ جناب چیئرمین! ہم اس ایوان کو مزید تماشا نہیں بننے دیں گے۔ اس کو ایک بار پھر بطور کندھا استعمال کرنے کی نہ گنجائش ہے نہ ہم اجازت دیں گے۔ پاکستان کے جو وسیع تر مفادات ہیں اس میں ہم سب اکٹھے ہیں۔۔۔۔ یہ جلسہ ختم ہو جائے، پھر بات کروں گا۔ ایک جلسہ عام ایوان میں لگا ہے۔

Mr. Chairman: Order in the House.

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین! سب سے پہلے جو ایک تضحیک آمیز رویہ اس ایوان کے ساتھ پچھلے چار سالوں میں روا رکھا گیا ہے اس کی وضاحت ہونی چاہیے۔ Chairman of this Committee کی طرف سے بھی کیونکہ ان میں سے جو دو Resolutions آئی ہیں وہ سیکورٹی کمیٹی کی Resolutions ہیں، متفقہ Resolutions ہیں، جب تک یہ وضاحت نہیں آئے گی، آپ یہ توقع کریں کہ ہم پھر ایک stamp ایک اور Resolution پر لگا دیں اور سب واہ واہ ہو جائے، لوگ اپنے مقاصد حاصل کرلیں یہ کم از کم اپوزیشن سے توقع نہ رکھیں۔

دوئم :۔ تفصیل سے تو میں بات اس وقت کروں گا جب discussion شروع ہوگی، مجھے ایک، دو recommendations پر شدید تحفظات ہیں، میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، اس کے لیے وقت مقرر ہے۔ آپ کس طرح اجازت دے سکتے ہیں کہ foreign intelligence operatives to operate in your country. اس میں ایک گنجائش ہے کہ اس کو transparent کیا جائے، کون ملک ہے؟ دنیا میں مجھے ایک ملک بتایا جائے جو foreign intelligence operatives کو اپنے ملک میں operate کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ آپ پھر یہ توقع کرتے ہیں کہ پارلیمنٹ اس پر stamp لگائے۔ اور issues بھی ہیں لیکن ابھی میں ان پر نہیں جاؤں گا۔ میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ یا یہ مکمل package ہے یا pick and choose ہے۔ اگر مکمل package ہے تو حکومت، بالخصوص ہمیں guarantors مہیا کریں کہ کیا guarantee ہے کہ جو کچھ یہاں پر recommend کیا گیا ہے اسے implement کیا جائے گا۔ Drone attacks کے بارے میں چار سالوں میں یہاں پر دو دفعہ متفقہ قراردادیں جا چکی ہیں، کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ ہمارے آرمی چیف، ان کی بعد میں بات کرتا ہوں، پہلے یہاں پر security کے بارے میں briefing ہوئی آپ بھی وہاں پر موجود تھے، یہاں پر تمام سیکورٹی کے سربراہان پارلیمنٹ کے سامنے آئے اور ائر فورس چیف نے واضح طور پر یہ کہا کہ اگر حکومت ہمیں اجازت دے (میں معذرت چاہتا ہوں وہ Air Chief نہیں تھے بلکہ وہ Deputy Air Chief تھے) جنہوں نے کہا کہ ہمارے پاس صلاحیت ہے drone attacks کو shoot down کرنے کی۔ اس کے چند ہفتے کے بعد آرمی چیف نے threat دی، وہ بھی ہماری out post پر ایک attack ہوا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ اگر یہ اسی طرح جاری رہے تو we will take military action. چند ہفتے رکے رہے، پھر شروع ہوگئے۔ کیا guarantee ہے کہ اس سب record کے باوجود ایک دفعہ پھر back tracking نہیں ہوگی، ایک دفعہ پھر we will not have

egg on our face. ایک دفعہ پھر پاکستان کی پارلیمنٹ کی متفقہ قراردادیں بالکل marginalize کر دی جائیں گی، نظرانداز کر دی جائیں گی۔ اس لیے یہ انتہائی ضروری کہ ہمیں ان دونوں issues کے بارے میں وضاحت کی جائے۔

جناب والا! میری آخری گزارش جو میں نے پہلے کہی کہ ہمیں مناسب وقت دیا جائے تاکہ ہم اس پر اپنی پارٹیوں کے اندر consensus evolve کریں۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. honourable Leader of the Opposition, I would like to say that it can be discussed with the treasury benches and the opposition that when you want this session to be. You may suggest what time you need for that.

Secondly, there were three options given by the Chairman of the Committee also, whether they want to approve it, they want to make some amendments or they want to disapprove it. It is up to the House then. Certainly, I would ask the Chief Whip, Syed Khursheed Ahmed Shah sahib and secondly, I would say let us come to a consensus that how many speakers would be from both sides. This House now comprises 442 people. How much time you would need for debate in the House? How long you want to take this Joint Session?

The best thing would be a Business Advisory Committee's meeting and these things should be resolved over there.

تاکہ ہم کسی جگہ یہ طے کرلیں کہ کتنے speakers بات کرنا چاہیں گے، پارلیمانی لیڈرز کرنا چاہیں گے یا apart from that آپ کچھ نام دینا چاہیں گے؟

The most appropriate thing would be a Business Advisory Committee on this issue so that we come to some consensus and conclusion on that.

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ اس issue پر میری طرف سے proposal دو دن کی adjournment کا ہے۔

دوسری بات، اب چیئرمین صاحب آپ ہی فیصلہ کیجیے کہ Joint Session call کیا جاتا ہے، کیا یہ حکومت کی ذمہ داری میں شامل نہیں ہے کہ وہ اس کی meeting پر consensus evolve کرے۔ ہمیں اچانک پرسوں اطلاع آئی کہ Joint Session call کیا جارہا ہے۔ کیا Joint Session call کرنے سے پہلے ایک میٹنگ، حکومتی اور اپوزیشن benches کی through the Business Advisory Committee نہیں ہونی چاہیے تھی؟ کیا یہ معاملات پہلے طے نہیں ہونے چاہییں تھے بجائے اس کے کہ ادھر میں کھڑا ہو رہا ہوں اور اُدھر سے حکومت اکابرین، چیف وہپ صاحب آرہے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ کا جو فرمان ہے کہ یہ طے کر لیا جائے کہ کتنے speakers ہوں، اس پر ہم بات کر لیں گے مگر جناب چیئرمین! یہ ریکارڈ پر آنا چاہیے کہ مجھے معزز چیئرمین کی ایک بات پر شدید تشویش ہوئی ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ from concerned quarters, a strong view rather direction has come that now there is no time for debate. جناب چیئرمین! چیف وہپ اپنی پیٹھ آپ کی طرف کر کے کھڑے ہیں اور مجھ سے متوجہ نہیں ہیں۔ یہ پارلیمانی آداب میں شامل ہے کہ Chair کی طرف پیٹھ نہیں کی جاتی۔

Mr. Chairman: Shah Sahib, there is an observation now from Leader of the Opposition.

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین! میں توجہ چاہتا ہوں جناب چیئرمین کی اگر چیف وہپ مجھے تھوڑا سا time دے دیں۔ چیئرمین صاحب نے یہاں statement دی ہے کہ from concerned quarters یہ ایک indication آئی ہے۔ میں توجہ چاہتا ہوں چیئرمین صاحب کی کہ انہوں نے یہاں floor of the House پر ایک بہت تشویشناک statement دی ہے کہ concerned quarters کی طرف سے یہ direction or indication آئی ہے کہ there is no time for debate. Time for debate has run out or is running out. جناب چیئرمین! اگر یہ صورتحال ہے، تو یہ تماشا لگانے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر فیصلے ہو چکے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ کوئی ہمارا کندھا استعمال کر کے یہ سارا معاملہ کرنا چاہتا ہے تو پھر ہم یہ تماشا نہ لگائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: میاں رضا ربانی۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! محترم قائدِ حزبِ اختلاف نے ابھی بات کی ہے۔ میں آپ کے توسط سے کہنا چاہوں گا کہ شاید میری ناکامی یہ رہی کہ میں صحیح معنوں میں الفاظ کو ادا نہیں کر سکا لیکن میں نے قطعی طور پر یہ بات نہیں کہی کہ وقت کم ہے اور اب اس issue پر debate نہیں ہو سکتی۔ میں بات کر رہا تھا کہ corridors of power میں اس بات کی تشویش تھی کہ اس کو اتنا secret رکھا گیا اور اس سلسلے میں مجھ پر کڑی تنقید بھی کی گئی۔ اس پر میں نے یہ بات عرض کی تھی کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس پر public debate ہونی چاہیے، در حقیقت اصل وقت public debate کا اب ہے جب یہ document property of the House بن گیا ہے، میں نے یہ بات کہی تھی۔ میں نے قطعی طور پر یہ بات نہیں کہی کہ کسی قسم کی عجلت، جلدی یا کسی قسم کی guillotine سے اس issue کو take up کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ property of the House ہے اور House اس پر جتنا عرصہ debate کرنا چاہے، اس پر debate کرے اور ایک final consensus پھر سامنے آئے۔

جناب چیئرمین: سید خورشید احمد شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ: شکریہ جناب چیئرمین! پہلے تو میں آپ کو welcome کرتا ہوں کہ first time in the history of the Parliament آپ پہلے چیئرمین ہیں جو Joint Session کو preside کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you.

سید خورشید احمد شاہ: قائد حزب اختلاف نے دو دن وقفے کی بات کی ہے۔ آپ کی instructions پر میں اسی پر بات کر رہا تھا اور میری پیٹھ آپ کی طرف نہیں تھی۔ میں تردید کر رہا ہوں۔ میری پیٹھ آپ کی طرف نہیں تھی بلکہ میری پیٹھ gallery کی طرف تھی اور میں safe side پر تھا۔ اس لیے Leader of the Opposition کی observation درست نہیں تھی۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ میں ابھی چیئرمین صاحب سے یہ discuss کر رہا تھا، ان کا کہنا ہے کہ 25 تاریخ کو کمیٹی کے senior Members باہر جا رہے ہیں۔ میں اسی سلسلے میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ چیئرمین صاحب نے صحیح کہا ہے کہ debate ہونی چاہیے اور اس پر جتنا بھی time لگے، اس میں کوئی hurry نہیں ہے، کوئی جلدی نہیں ہے، اس document کو properly discuss کیا جائے۔ جب وہ document یہاں سے نکلے تو وہ proper ہو اور اس میں پاکستان کے لوگوں کی آرا شامل ہو۔ اس میں Opposition جیسے چاہتی ہے کیونکہ یہ صرف Opposition کا معاملہ نہیں ہے، اس کی Parliamentary Committee نے خود recommendations دی ہیں، یہ سارے House کی ایک property ہے۔ ہمیں یہ نہیں سمجھنا کہ

Opposition یہ کہے گی اور Government وہ کہے گی۔ یہ اس ملک کا ایک ایسا document ہے جس پر proper debate ہونی چاہیے اور اس ملک کی sovereignty and integrity کو مدنظر رکھتے ہوئے debate ہونی چاہیے۔

ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اس کو Monday, Tuesday or Wednesday پر رکھا جائے کیونکہ درمیان میں 23rd March آرہی ہے اور اس کے بعد Saturday and Sunday ہے پھر یہ اجلاس Monday کو ہوگا۔ ہم کمیٹی کے چیئرمین صاحب سے پوچھ لیں کہ یہ کس تاریخ کو واپس آرہے ہیں اور اسحٰق ڈار صاحب بھی جارہے ہیں۔

(Pause)

سید خورشید احمد شاہ: مجھے چیئرمین صاحب نے ابھی کہا ہے کہ چونکہ یہ ایک بہت important issue ہے، اس لیے ہم اپنا tour cancel کرتے ہیں، آپ اس پر بے شک Monday کو debate کرالیں۔

جناب چیئرمین: چوہدری نثار علی خان صاحب۔

Chaudhry Nisar Ali Khan: I would like to thank the Chairman of the Committee and also the Chief Whip.

میرے دو crucial issues ہیں، اگر ان کا جواب بھی آجائے تو یہ بہتر ہوگا۔ ہمیں time مل گیا ہے، پارلیمانی پارٹی level پر تمام parties آپس میں discussion کر لیں گی اور leaderships level پر بھی discuss ہو جائے گا، مگر دو issues ہیں جو irk کر رہے ہیں۔

ایک یہ ہے کہ اس سے پہلے دو متفقہ resolutions pass ہوئے ہیں، ان کا جو حال ہوا ہے، اس کی کیا guarantee ہے کہ اس کا بھی وہی حال نہیں ہوگا؟ اس کا بنیادی مقصد اس ایوان سے ایک خاص کام کرانا ہے، باقی سارا مسئلہ جوں کا توں رہے گا۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ یہاں حکومت کو بہت سی چیزیں کہی گئی ہیں، حکومت کو تو پہلے بھی کہی گئیں، انہوں نے کبھی implement نہیں کیں۔ جن دو MoUs کا ذکر ہے، وہ Parliament کو circulate ہونے چاہئیں۔ Transparency کا مطلب ہے کہ each and every Member of the Parliament should know کہ وہ MOUs کیا ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم ایک generalize direction دیں، اس ایوان کو بھی آگاہ ہونا چاہیے۔ یہ کوئی اتنے sensitive issues نہیں ہیں، یہ پاکستان کی سلامتی اور بقاء کے حوالے سے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہر member Parliament ذمہ دار ہے، اس لیے اگر ہم نے سیر حاصل debate کرنی ہے تو ہمیں ground situation کی آگاہی ہونی چاہیے۔ مجھے ان دونوں issues پر جواب چاہیے کہ جب پہلے دو resolutions implement نہیں ہوئیں تو یہ کیسے implement ہو گی؟

نمبر دو، کیا یہ ایک package ہے؟ Implementation of one clause will affect the whole یا یہ bits and pieces ہے کہ کچھ implement ہو جائیں گی اور کچھ نہیں ہوں گی؟ میں آپ کے توسط سے ان دونوں issues پر معزز چیئرمین صاحب یا Chief Whip *Sahib* سے گزارش کروں گا کہ ذرا وضاحت فرمادیں۔

جناب چیئرمین: امیر مقام صاحب، آپ کا کوئی point of order ہے؟

انجنیئر امیر مقام: میں بھی کچھ بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین: مناسب یہ ہے کہ آج report present ہو چکی ہے، اس کو examine کرلیں and we can have a debate in the next proceedings, that will be more appropriate. اگر ہم نے یہی شروع کر دیا تو it would not be appropriate. جی امیر مقام صاحب۔

انجنیئر امیر مقام: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے آپ کو اس کرسی پر تشریف فرما ہونے پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں تفصیلاً بات ہو گئی ہے اور debate کے لیے Monday کا دن رکھا جائے تو یہ مناسب بات ہے۔ Leader of the Opposition نے جو point raise کیا ہے کہ جو چیزیں اس دوران ہم ان سے demand کریں کہ ان چیزوں کی وضاحت کریں اور اپنی parties سے مشاورت بھی کریں۔ میرے خیال میں آپ debate کی date fix کریں تو اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا لیکن ہم اپنی speeches میں بیان کریں گے اور جو چیزیں بھی ہمیں چاہییں، جیسے انہوں نے mention کیا ہے، اس دوران وہ ہم مکمل کرلیں تاکہ ہمیں کوئی شک نہ رہے۔ میں اتنی ہی بات عرض کرنا چاہتا تھا۔

Mr. Chairman: Senator Ishaq Dar *Sahib*, Leader of the Opposition in Senate.

جناب محمد اسحاق ڈار (قائد حزب اختلاف سینیٹ): مہربانی۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ clarity تو ہے کہ these recommendations are now converted into a working paper technically. جناب چیئرمین! چوہدری نثار علی خان صاحب نے جو suggestions دیں ہیں وہ بہت valid ہیں، اس سے نہ صرف opposition parties کو یہ موقع ملے گا بلکہ جو Treasury benches parties پر ہیں

ان کو access نہیں تھی، وہ بھی دیکھ لیں گے۔ جہاں تک agreements کا سوال ہے کہ کیا وہ circulate ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اس پر میں یہ رائے دوں گا کہ اگر وہ sensitive ہیں جیسا کہ ہمیں کمیٹی میں بتایا گیا تھا تو ایک session in camera کر کے ان agreements کو present کر دیا جائے تاکہ تمام House کو ان کی details پتا چل جائیں۔ وہ دو agreements جو under discussion ہیں ان پر آپ ایک in camera session کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی: جناب! میرے خیال میں حکومت اور کمیٹی کو اور جیسے ڈار صاحب نے کہا کہ جب یہ agreement اور دیگر agreements وہاں پر آئے تو ان کی sensitivity کے بارے میں sensitized کیا گیا تھا لیکن اگر Leader of the Opposition چاہتے ہیں تو یقینی طور پر ہمیں کوئی objection نہیں ہو گا کہ ایک in camera session کر لیا جائے اور جس میں ان agreements کو floor of the Houser پر لایا جائے اور اس سے House کو آگاہ کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی خورشید شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ: جناب چیئرمین! یہی طے ہوا ہے کہ اگر ہم March 22nd کو کریں گے تو ایک دن کا gap ہو گا، پھر 23rd March and Saturday, Sunday ہے۔ اس لیے Monday کو شام چار بجے کر لیں تو بہتر ہو گا اور in between parties کو time بھی مل جائے گا۔

Mr. Chairman: Thank you. The Majlis-e-Shoora, Parliament in Joint Sitting is adjourned to meet again on Monday, 26th March, 2012 at 4.00 p.m.

[The Majlis-e-Shoora (Parliament)in joint sitting was adjourned to meet again on Monday, the 26th March, 2012 at 04.00 p.m.]